منشور سلیمان ہمہ تحقیق ہمہ خاتم | باخاتم دہر افتدہ منشور محمدی | تو دیت جاتو دیا انجیل و بخیل | گویان صفت سیرت پیغمبر و محمد

ازدوکشت دیں حق بیرون بہ بیرون

چو منشور ظلمت زدا و در جہان | ز فضل خدا خیلے مشہور شد | ہمہ عندیات پوا و راز د | بگنج عدم بار مستور شد | ولم گفت ناگہ بوصفش چنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۳۴ | مطبوعۂ ۵ ر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری بنگلور | جلد ۱۳

ازنوشتہ بیرون بہ بیرون

انجام بہ بیرون است از ثبت

منشور محمدی

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت
ہے حمد خدا قلم کی ملت

پائین اس لئے جود و زیبائین
بیکار نہین نہ لوگ جائین

دونون دیتے ہین یہ گواہی
تحقیق ہے وحدت الٰہی

رکھتا ہے جو یہ چاک سینہ
ہے عاشق شاہد مدینہ

یہ وہ ہے کہ جس نے قبل آدم
آدم کیا بلکہ جملہ عالم

لکھا سر لوحہ زبر جد
منشور رسالت محمد

اللہ اللہ رائے پیمبر
صدقے جائے فصیح تجھ پر

آغاز نے تجھسے پایا انجام
انجام کو تو نے بخشا اعلام

تو جب سے ہے جب سے تو نہین تنہا
رب سے کوئی رد بر د نہین تنہا

ای تجھپہ درود اور مقرر
تیرے اصحاب و آل سب پر

ہے تیرے ہی فیض سے از آغاز
منشور محمدی یہ ممتاز

پرچہ ہے اک حبیب تمثال
اب ختم ہوا ہے بارہوان سال

جوبن پر امنگ سے یہ جوانی
ہے لذت عمر جاودانی

اس چودہ صد مین تیرہوان سال
ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال

ظاہر ہے اسکی دلفتہ مہی
عاشق کی بجا ہے تا شکیبی

راہب قسیس اہل صلبان
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن

نازان ہے بہت تری مدد پر
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر

رکھیگی عزیز اسکو جاوید
امت سے ترے یہی ہے امید

ای مومنو ای نبی کے پیارے
کہتا ہے سب سے یہ پکارے

حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
دیکھو مرے مہتمم کی قسمت

اسلام کا دل ہے جو مین ہے
وہ مرد شریف پاکدین ہے

وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
مین سعی سے اسکے ہون گرامی

لازم ہے تم کو قدر دانی
شکر مری معدلت بیانی

دل بیچ سے ہو مرے خریدار
ہے تم کو ضرور گر ہو دیندار

ملنا مرا مغتنم یون ہے ممکن
قیمت مین بے بہا ہون لیکن

فوراً زر نقد پانچ بہیجو۔
تم حق شیوع مہتمم کو

کرتا رہیگا مجھے ردانا
زر پا کے بدل وہ مرد دانا

حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار
ہر عشرہ مین سال بہر تنگ اکبار

اشتہار

کتاب اظہار عیسوی دو جلد مین تا صفحہ ۴۳۲ تصنیف جناب پادری جویل تہاکرداس صاحب مسنری مقام پسرور ضلع سیالکوٹ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مطبع سفیر ہند امرتسر پادری رجب علی صاحب کی اہتمام سے چھپی ہے سنہ ۱۸۹۲ مین اور جناب پادری کالی چرن چٹرجی صاحب مسنری ہوشیارپور و جناب شیر سنگھ صاحب بہادر منصف دسویہ ضلع ہوشیارپور و جناب پادری رجب علی صاحب ایڈیٹر اخبار سفیر ہند امرتسر پنجاب نے جدا جدا ریمارک لیے تقریظ مدح مین کتاب مذکور کے لکھا ہے اور کتاب مذکور کو جواب تحقیقی ہونے مین شہادت مذکورہ درج کتاب مذکور کیا ہے اور ہدایۃ المسلمین تصنیف جناب پادری عماد الدین صاحب لاہور کو بوجہ صرف جواب الزامی ہونے کی ناکافی ثابت کرکے اظہار عیسوی کو ہر طرح سے ترجیح و تفضیل دیا ہے اور بمقابلہ اعجاز عیسوی کے جواب کامل ایسا قرار دیا ہے کہ بزعم خود مسلمانون کا منہ بند کردیا ہے و بجواب مخالفین بدعوے خود اتمام حجت کردیا ہے اور جابجا مصنف اعجاز عیسوی پر غلط فہمی و غلط اعتراض کرنے پر الزام شدید عائد کیا ہے اور اپنی بیان سے مسلمانون کی دلیل اخفا دیا ہے اور کتاب مذکور پر عیسائیون مین نہایت فخر و ناز ہے فقط۔ واضح رہے کہ مولوی سید احمد حسین صاحب عظیم آبادی نے کتاب اعزاز عیسوی جواب کتاب اظہار عیسوی کا لکھنا شروع کیا ہے اور وہ پورے اوراق کتاب سلسلہ وار من اول الی آخرہ مرتبا و مبوبا و مفصلا اخبار منشور محمدی مین بحسن اہتمام چھپا کریگا اسوقت ناظرین مسیحی و محمدی کو بخوبی ظاہر و مبرہن ہوجاویگا کہ کتاب مذکور کا کسقدر ہے اور درحقیقت نظر ارباب بصیرت غیر متعصبین حق پسندین مباحثہ جانبین کا قابل جواب دیگا کہ یہ جواب کس کے جانب کا زور آور ہے اور شان اسلام قدیم کی کہ جو موافق قرآن مجید کے ہے بمقابلہ مغوایت و سفسطہ ملت عیسویہ کے منور و معطر و مہتدی الی اللہ ہے گویا ساے پردہ وہی مسنرمان قدیم و جدید کی قلعی کھلجاویگی اور بفضلہ تعالی بعد معائنہ مضامین مذکورہ سے زیادہ تر جوش محبت دین قدیم اسلام کا دل مین ہر منصف مزاج کے متمکن ہوگا اور باعث ہدایت اکثر اہل بطالت و ضلالت کا ہوگا مسلمانون کے لئے دست آویز قوی فن مناظرہ اہل کتاب کا حاصل ہوگا اور ہر ہر جواب بحوالہ و نقل انگریزی تالیف کی انتظام کیا گیا ہے و بلا مبالغہ بالکل راست امر یہ ہے کہ تحقیقات جدیدہ سے لذت خوشگوار متیقین و طالبین ماہرین بائبل کو حاصل ہوگی جو کبھی کسی تصنیف اردو مین آجتک نہ دیکھا ہوگا درحقیقت کتاب مذکور یادگار زمانہ و سانچہ اہل تحقیق کا سکہ مسلوک ہے الٰہی بطفیل اپنی دین حق اسلام مقدس سے اسکو ہر دل عزیز و مقبول ہر خاص و عام کر دے آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا دُعَاءَنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

راقم ایک خیر خواہ اسلام۔

بقیہ مضمون بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمبر ۲

یہ بشارت حرف بحرف ہمارے آنحضرت کے حق مین ثابت ہی

پھر ہم دلائل ذیل قایم کرتے ہین اول یہ کہ اونکی بھائیون
مین سے دا د بنی اسماعیل مین چنانچہ ہمنے آگے نمبر اول مین
ثابت کیا اگر خداوند تعالی کو یہان بنی اسرائیل سے پیغمبر
مبعوث کرنا منظور تہا تو اس بشارت مین یون فرماتا
آنمین سے یا اونکی اولاد مین سے کیونکہ اسوقت سب بنی
اسرائیل حضرت موسی کے پاس موجود تہے اور بنی ادوم
و بنی قطورہ بہی اس جگہ خارج ہین چنانچہ آپ صاحب
نورافشان اس بات کو مانتے ہین جب کہ یہ دو قوم بہی
اس بشارت سے خارج ہین اور بنی اسرائیل ہی یہان
کسی طرح ثابت نہین ہوتے ہین پس بنی اسماعیل کے بغیر
یہان کون قوم مراد ہے بلکہ سب شرایط اس بشارت
کے اسی قوم مین (بنی اسماعیل) پائی جاتے ہین ادم
لفظ تجہسا کو بغور دیکہنا چاہئے کہ آیا حضرت موسی کے
مانند حضرت مسیح کو مشابہت و مماثلت تامہ ہے یا ہمارے
آنحضرت کو جب ہم اسبات مین غور کرتے ہین تو واضح ہوتا
ہے کہ سب کامون اور دینی و دنیوی کے امور اتون
اور شریعت کے احکامون اور اپنی امت کے نظم و نسق
مین جیسا کہ حضرت موسی اور آنحضرت باہم مماثلت تامہ
رکہتے ہین ویسا حضرت مسیح نہین علاوہ بران اگر آپ لوگون
کے عقاید کے طرف خیال کرین تو پہر حضرت موسی اور
حضرت عیسی مین فرق زمین و آسمان و تفاوت آب و
آتش ہے کیونکہ عیسائیون کے عقاید کے مطابق حضرت
عیسی حضرت موسی کا خالق اور منجی ہے اور حضرت موسی
حضرت عیسی کا بندہ ہے اور حضرت عیسی کی بشریت پاک
تو حضرت موسی کی بشریت نعوذ باللہ ناپاک ہے۔

پس جبکہ یہ آپ کا عقیدہ ہے تو پہر آپ کس طرح اس بشارت
کا مصداق حضرت مسیح کو بناتے ہین اگر کسی بادشاہ عظیم الشان
نے کسی شہر کو اپنے چپراسیون مین سے کسیکو اس شہر کے
لوگون کے رفاہیت کے لئے بہیجا یا تہوڑی مدت کے
بعد وہ بادشاہ چاہے کہ اپنا بیٹا وہان بہیجدیوے اور
آکے اس چپراسی سے کہے کہ مین تجہسا ایک شخص وہان
بہیجدونگا۔ کیا یہ ہوسکتا ہے ہرگز نہین۔ درصورتیکہ
تم لوگ کہتے ہو کہ مسیح قدرت اور جلال اور قدم مین خدا
کے ساتہ برابر ہے تو پہر اس بشارت مین کیون لفظ
تجہسا آیا ہے ہان لفظ تجہسا کے بدل اگر یہان کوئی
ایسے لفظ ہوتے جس سے حضرت مسیح کی فضیلت موسی پر معلوم
ہوتی یا خداوند تعالی یون فرماتا کہ مین اپنا اکلوتا بیٹا
جیسا کہ عیسائیون کا عقیدہ ہے دنیا مین بہیجدونگا تو
پہر معترض کے لئے ایک وسیلہ بات بنانے کا پیدا ہوتا
جب اس طرح نہین تو پس عیسائی لوگ آپ ہی اپنے عقاید
سے ابطال کرتے ہین سوم یہان خداوند تعالی فرماتا
ہے کہ ایک نبی قایم کرونگا اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ
نبی پیدا کردہ خدا ہوگا پس یہ بات مسیح کے حق مین
عیسائیون کے عقیدے کے برخلاف ہے اور ماسوا
مسیحی لوگ کہتے ہین کہ خود خدا بشریت مین آیا تو پس لفظ
نبی کسطرح مسیح کو بولتے ہو چہارم خداوند فرماتا ہے کہ
اور اپنا کلام اوس کے مونہ مین ڈالونگا۔ یہ بہی
حضرت مسیح پر ثابت نہین کیونکہ ان کو کوئی کتاب عیسائیون
کے عقیدے کے موجب خدا سے نازل نہوی نہ انہون
نے اپنے ہاتہ سے یا اپنے وقت مین کوئی کتاب کلام الہی

کی لکھی یہ بھی آنحضرت پر اچھی طرح ثابت ہے جیسا کہ وہ ان پر بے بہے اور خدا نے ان کو علم لدنی عطا کرکے جس سے انہون نے سب سوم شریعت اور احکام دینی و دنیوی اور عقیدہ وحدانیت الٰہی روشن کئے اور سب مذاہب کے لوگون کا اور سب حکما و فیلسوفون کا غلطی مین ہونا کلام الٰہی سے زور سے ثابت کیا اور خدا نے ایک کتاب جیسے فرقان مجید جس سے فصاحت و بلاغت سے سب فصیح و بلیغ دنگ ہوگئے اور جسمین سب ادیان باطلہ کے ابطال کے لئے دلائل روشن اور براہین ساطعہ موجود ہین اور جس سے خدا کے ذات پاک کے صفات بوجہ احسن کالشمس فی النہار چمکتے ہین ان پر نازل کئے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح کا کلام اور وعظ جو اناجیل مین درج ہے سب کلام الٰہی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ کیا اگر کوئی واعظ لوگون کو کچھ وعظ و نصیحت کرے اور دوسرا شخص اس وعظ کو قلم بند کرے پس وہ کلام الٰہی ہے ہرگز نہین اور کونسی بات مسیح کے وعظ مین ہے جو کہ پرانے صحیفون مین نہین ہے ہان تثلیث کا عقیدہ برخلاف کتب سابقہ ہے اگر یہی بات کلام الٰہی ہے سو یہ بات ہمارے قرآن شریف مین درج نہین اسکے سوا جب تم کہتے ہو کہ مسیح خدا کا کلمہ ہے اور کلام مجسم ہوا تو پس اسکا کیا معنے ہے کہ مین اسکے منہ مین کلام ڈالون گا یا جبکہ تمہارے عقاید کے موافق مسیح تین اقانیم سے ایک اقنوم ہے کیا وہ کلام ڈالنے مین خدا کے محتاج تھے درصورتیکہ تم لوگ خود اقرار کرتے ہو کہ مسیح نے دنیا مین پیدا اپنے اختیار سے کئے اور خدا سے انپر وحی نہین آتی تھی تو پس وہ اس بشارت کے مصداق نہین ہین کیونکہ اس جگہ کلام ڈالنے سے مراد وحی ہے اسلئے ہمارے آنحضرت بخوبی اس بشارت کے مصداق ہین۔ پنجم خداوند فرماتا ہے کہ جو کچھ مین اس سے فرماؤنگا وہ ان سے کہیگا اس سے صاف روشن ہے کہ وہ نبی خدا کا محکوم اور فرمان بردار رہنده ہوگا یہ بھی تمہارے مذہب کے برخلاف ہے۔ ششم نبی موعود کی صفت مین خداوند فرماتا ہے کہ جو کوئی اسکا نہ سنیگا اس سے مطالبہ کرونگا اگر یہان مطالبہ اخروی سمجھا جاوے یہ سراسر غلط ہے کیونکہ ہر ایک نبی صادق کے منکر کو سزاے اخروی ملیگی سو اس جگہ یہ مراد ہے کہ جو کوئی اس نبی کی دعوت کو قبول نہ کریگا اور اسکا سامنا کریگا وہ مغلوب ہوکر سزا پاویگا جیسا کہ آنحضرت کے غزوات مین واقع ہوا کہ دو سو مسلمان کفارون کے چار سو پر غالب آگئے یا یہ مطلب ہے کہ جو کوئی اسکے احکام شریعت سے تجاوز کریگا قاضی اوسکو سزا دیگا اور حدود جاری کریگا پس یہ دونون باتین حضرت مسیح پر صادق نہین آسکتے ہین بلکہ وہ خود اس صفت سے انکار کرتے ہین دیکھو یوحنا کے باب ۱۲ - ۴۷ آیت کو۔ علاوہ برآن وہ خود یہود یون کے ہاتھ سے مصلوب ہوے تو مطالبہ کرنا بالاے طاق رہا۔ مغنم ہم اپنے دعوے کے اوپر ایک ایسی دلیل رجسٹہ بیان کرتے ہین جسے مسیح کا مصداق ہونا اس بشارت کا حکماً خارج ہوتا ہے اور عیسائیون کا ناطقہ لال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نبی موعود کی صفت مین آیا ہے۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات جو مین نے اس سے نہین کہی میرے نام سے کہے یا جو اور

معبودون کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے انتہی
اب یہان عیسائیون کی قلعی کھل گئی کیونکہ بموجب عقیدے
عیسوی حضرت مسیح مصلوب ہوے پس اس بشارت کے
مضمون کے موجب انہون نے کوئی بات اپنے یا اور
معبودون کے نام سے (جیسا تثلیث) کہی ہوگی اسلئے
وہ مصلوب ہوکر رتبہ نبوت سے برکنار رہے اب عیسائیون
کو لازم ہے کہ اوسکی پیروی نہ کرنی چاہئے۔ اے عیسائی
بھائیو! اب آپ ہی اپنے سر گریبان خجالت مین ڈالکر
ذرا شرماؤ اور کبھی مت کہو کہ اس بشارت کا مصداق
حضرت مسیح ہین ورنہ حضرت مسیح کا جھوٹا ہونا ثابت
ہوتا ہے اور عقیدہ کفارہ بھی باطل ہوتا ہے یا اب
عیسائیون کو یہ کہنا لازم ہے کہ حضرت مسیح مصلوب نہین
ہوے دوسرا ہم حضرات عیسائیون سے پوچھتے ہین
کہ جب آپ کہتے ہین کہ اس بشارت کا مصداق حضرت
مسیح ہین تو درحالیکہ بموجب آپ کے عقیدے کے حضرت
مسیح قدرت اور جلال وغیرہ صفات مین ذات واجب الوجود
کے مساوی برابر ہے اور تین اقانیم سے ایک اقنوم ہے
اور دنیا مین محض کفارہ ہونے کے لئے آیا پس یہان
کیونکر خداوند فرماتا ہے کہ وہ نبی قتل کیا جاوے
آیا خدا مسیح کو مار ڈال سکتا ہے یا نہین اگر مار ڈالسکتا
ہے پھر کہان مسیح خدا کے مساوی قدرت وغیرہ صفات
الٰہی مین برابر ہے بلکہ وہ فانی ہے اگر نہین تو اس
فقرہ کی کیا معنے ہے۔ بہرحال یہ بشارت اسیکی حق مین
ہے جس کے لئے خداوند فرماتا ہے لو تقول علینا بعض
الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین۔
پھر فرماتا ہے واللہ یعصمك من الناس ہشتم چونکہ ہمارے
آنحضرت کو حضرت موسی سے کمال مشابہت ومناسبت ہے
اسلئے قرآن مجید مین آیا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا
علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ دیکھئے کما اور تجھا
کیسے متحد المضمون ہے۔ ہم بالفرض اگر آپ سے عقاید سے
موجب یہی مراد لیوین کہ اس بشارت کا مصداق مسیح ہین
تو پھر مسیح دنیا مین آکے کفارہ ہونے سے بعد آسمان
پر چڑھ گیا اور نجات لوگون کے واسطے حاصل کرکے گو کہ
اس بشارت کی پیشین گوئی پوری ہوی تو ذرا آگے
چلکے حضرت پطرس کے کلام کو جو کتاب اعمال کے ۳ باب کے
نو آیت سے اخیر باب تک درج ہے بغور ملاحظہ کرو ہمنے
یہان بخوف طوالت نہین لکھا صرف ناظرین کو سب تعصب
اور طرفداری چھوڑکے اس کلام کو دیکھنا چاہئے جسکا
نتیجہ یہ نکلتا ہے اول یہ کہ ضرور ہے کہ آسمان اسی لئے
رہے یعنی عیسی کو اسوقت تک جبکہ وہ نبی مثل موسی
آجاوے دوم یہ کہ یسوع پہلے آیا اس سے ظاہر ہے کہ
مسیح بیشتر آنحضرت ہین اگر کسیکو اسبات مین شک ہے ہم اسکے
خدمت مین بصد ادب عرض کرتے ہین کہ بلاطرفداری
حضرت پطرس کے کلام کو مندرجہ حوالہ مذکورہ بغور دیکھین
اگر تعصب یا کج فہمی سے اور کچھ مطلب اس کلام سے سمجھے
پس لازم ہے کہ مفصل کلام مذکورہ کا معنی مطلب بیان
کرے تاکہ جواب الجواب مین اچھی طرح سمجھایا جاوے گا
ہمنے یہان تک چند دلائل مختصر طور پر اپنے دعوے کے اثبات
مین پیش کرکے ظاہر کیا کہ بشارت مذکورہ بالکل حضرت
مسیح پر صادق نہین ہے چنانچہ آپ ہی ناظرین نکتہ دان پر

واضح ہوجائیگا ہرگاہ کسی عیسائی بھائی کو اس کے تردید مین
کچھ لکھنا ہو تو اس کو پہلے ان چار شرائطون کو زیر نظر رکھہ
کے عمل کرے اول سب میرے مضمون کو ابتدا سے انتہا تک
رو لکھے اور ہمارے دلایلون کو بھی نمبروار بوجوہات معقولہ
تردید کرے دوم جبکہ اسنے میرے مضمون بمعہ دلایلون
کو رد لکھا تو پھر اوس کو چاہیے کہ حضرت مسیح کے اس بشارت
کا مصداق ہونے کے ثبوت مین اسی طرح کو دلائل اپنے
طرف سے پیش کرے سوم مفصل لکھنا چاہیے کہ عیسوی عقاید
کے موجب کن کن امورا تون مین حضرت مسیح کو حضرت موسیٰ
سے مماثلت ہے چہارم اپنے کلام مین تہذیب کا پابند رہے
اور بیہودہ قصے اور داستانے بیان نہ کرے جب ان
چار شرایط کے مطابق کوی شخص اپنے تعصب و رہٹ دہرمی
سے کچھ تحریر کرے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ جواب الجواب
مین ایسا تحقیقات اور صداقت کا پہول کہلیگا کہ سب
ناظرین اسکے رانتے کے بوسے مدارے آمنا لگالینگے اور
مجیب صاحب کی قلعی اچھی طرح کھل جائیگی اب مین خدا ے
قادر مطلق سے جسنے اپنے قدرت و جلال ظاہر کرنے کیلئے
ایک بندہ جیسا حضرت مسیح بے پدر پیدا کیا دعا مانگتا ہون
کہ وہ ہمارے عیسائی بھائیون سے تعصب اور جہالت کا
پردہ دور کرے تاکہ وے وحدانیت کے روشنی
مین داخل ہوجائین آمین بحق سید المرسلین۔

راقم ایک طالب حق از کشمیر

جواب نورافشان نمبری ۲۰ جلد ۲ مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۸۴ء

اس نمبر مین صاحب نورافشان نے بڑا زور دیا ہے کہ مسیح اسی
جسم سے سماتہ جو دنیا مین تہا مردون مین سے جی اٹہا اور پھر
اسکو انجیل کی مضامین درست کرنے کے لئے یہ بھی اسی
نمبر مین بیان کرتے ہین کہ وہ جسم کسقدر بدل گیا تہا اور
اسکا بیان کرنا مشکل بتاتے ہین کہ کسقدر تبدیل ہوگیا تہا
پھر اگر اس دعوے پر چشم غور اور حق بین سے نظر کیجاوے
تو بالکل خلاف عقل و نقل اور پادری صاحب کی مجنونانہ
بناوٹ معلوم ہوتی ہے اول اگر مسیح اوسی جسم سے سماتہ
زندہ ہوے تو ضرور اس جسم مین ہڈی اور گوشت
وخون بھی ہوگا اور ہڈی اور گوشت اور خون اسمانی
بادشاہت کا وارث نہین ہوتا چنانچہ انجیل مقدس مین
اسکی تصریح موجود ہے اور خود پادری صاحب بھی اثبات
کو اسی نمبر سے ۳ کالم ۸ سطر مین تسلیم کرتے ہین۔
قولہ گوشت اور خون خدا کی بادشاہت کا وارث نہوگا
گوشت اور خون فانی ہے اور فانی غیر فانی کا وارث
نہ ہوگا۔ انتہی۔

دوسری مسیح اسی جسم سے سماتہ جب تک زندہ رہے کہاتے
پیتے بول و براز کرتے رہے غرض جو کچھ لوازم بشریت سے
ہے وہ مسیح کو بھی ہوتا رہا تو ضرور ہے کہ آسمان پر بھی
مسیح کہاتے پیتے اور بول و براز کرتے ہونگے اور یہ
خلاف قانون قدرت الٰہی سے ہے کہ آسمان پر کہاتے
ہین نہ پیتے ہین نہ بول و براز کرتے ہین اور خدائے
پاک جب ایسی باتون سے پاک ہے تو مسیح کو ایسی حالت
مین خدا سے دانہے ہاتہ بیٹہنا کیونکر نصیب ہوگیا اور خود
مسیح علیہ السلام اسبات کا بھی تصفیہ فرماتے ہین کہ آسمان
پر خدا کی فرشتون سے مانند رہتی ہین چنانچہ خود صاحب

نور افشان ہی اسی نمبر کے کالم ۲ سطر ۲۴ مین لکھتے ہین۔
قولہ آسمان مین حیوانی حاجتین نہونگی پس آسمان بدن
حیوانی خاصون سے مبرا ہوگا وہ جسم روحانی جسم ہوگا۔
فقط۔ پس کیونکر تسلیم کرین کہ مسیح مرکر اوسی جسم کے ساتھ
زندہ ہوگئی۔

تیسری مسیح اوسی خاکی جسم کے ساتھ خلاف قواعد نیچرل
آسمان پر کیسے صعود کر گئے حالانکہ پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی معراج جسمانی مین سب پادری یہی اعتراض
پیدا کرتے ہین پس ہمارے حضور علیہ السلام کی معراج جسمانی
اور مسیح کی عروج جسمانی مین کچھ فرق ہی نہین ہے اور
وہی اعتراض جو معراج جسمانی آنحضرت مین ہوتا ہے
مسیح پر بدرجہ اولی ہوگا۔

چونہی اگر مسیح اوسی جسم کے ساتھ جسمانی طور سے زندہ ہوگئے
تھے تو حواری و رسول نے کیون نہین ان کو پہچانا تھا
اور کیون وہ وہی مین رہے اور رہتی اس وہی
کا حال بیان کرنے پھر کچھ نہین لکھتا کہ یہ وہی رفع ہوا
یا نہین اگر رفع ہوجانا ضرور لکھا جاتا دیکھو متی ۲۸
باب ۱۷ اور ۲۰ آیت پر انجیل متی ختم ہی ہوگئی ہے
پس اس سے یہی ثابت ہوا کہ مسیح مرکر اوسی جسم کے ساتھ
زندہ نہین ہوئے ورنہ تین ہی دن کے عرصہ مین
کیا سب لوگ مسیح کو بھول جاتے۔

پانچوین بعد صعود سے بھی حضرت مسیح بہتون کو نظر
آئے جن کا ذکر اعمال الرسل مین کئی جگہ آیا ہے چنانچہ
ساؤل اور راس سے ہمراہی کو نظر آئے اور باتین سنی
لیکن جب پھر کر دیکھا تو کچھ بھی دکھائی نہ دیا پس اگر
مسیح اسی جسم سے ساتھ مرکر زندہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اونکا
جسم نظر آتا یا وہ دفعتاً غایب ہوجاتے۔

علاوہ اسکے اور بھی وجوہات ہین جو پادری صاحب
کے دعوے کو رد کرتے ہین ان اعتراضون سے بچنے کے لئے
پادری صاحب شارتا کالم ۲ سطر ۱۵ مین فرماتے ہین
کہ چالیس روز کے بعد بروقت عروج آسمان اس جسم کی
حالت بدل گئی تھی لیکن اس حالت کو بیان نہین کرسکتے
قولہ بعد چالیس دن کے مسیح آسمان پر اٹھایا گیا وہان
جاکر اوسکا بدن کس حالت مین ہے یہ ہم پوری طرح
نہین بتا سکتے۔ انتہی۔

یہ دعوی بے دلیل کوئی بھی عاقل پسند نہ کریگا جب آپ
اس بدن کی بدلی ہوی حالت بیان کرتے ہین تو اوس
بتادلہ کی تشریح بھی کرنا آپکا ذمہ ہے ورنہ گیدڑ والی
کی اس قصہ سے کم نہین جو کسی ایسی ہی صاحب مذاق
کا خیال ہے کہ سب سے پہلے ایک گیدڑ بہت سے نکل کر کہتا
ہے پدرم سلطان بود۔ اوسوقت ایدھر اودھر سے
تمام گیدڑ نکلکر کہنے لگتے ہین ترا چہ ترا چہ ناظرین
باتمکین کو اب بدل متوجہ ہونا ضرور ہے کہ یہ دعوے پادری
صاحب کا کہ چالیس روز کے بعد اوس بدن کی حالت بدل گئی
اور اس حالت کا بیان پادری صاحب کچھ نہین کرسکے کیا وقعت
رکھتا ہے صرف بوجہ اندفاع اعتراضات برخلاف انجیل مقدس
کی ایسا کہتے ہین اناجیل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہی جسم جو چالیس روز تک اسی دنیا مین رہا اور جس نے
چھلی کا ٹکڑا اور شہد کا چھتہ کھایا اور جسمین میخون اور
کیلون صلیب کی نشانی موجود تھی اور جسکو پادری صاحب